سوال

(220) نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان کا اس سے کوئی تعلق نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى» (صحيح البخاري، بدء الوحي، باب كيف كان بدا الوحی الی رسول الله، ح: ا وصحيح مسلم، الامارة، باب انما الاعمال بالنية، ح: ۱۹۰۷)

''تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے، ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے، جو اس نے نیت کی۔''

لیکن نیت کا مقام دل ہے، یہ اس بات کی محتاج نہیں کہ اسے زبان سے ادا کیا جائے، مثلاً: آپ جب اٹھ کر وضو کرنے لگیں تو یہ نیت ہے۔ عقل مند اور ایسا انسان جسے کسی کام پر مجبور نہ کر دیا گیا ہو، وہ جو کام بھی کرے گا وہ نیت ہی سے کرے گا، اس لیے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر کسی کام کو بلا نیت کرنے کی ذمہ داری عائد فرما دیتا تو یہ تکلیف مالا یطاق ہوتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ثابت نہیں کہ وہ نیت الفاظ سے ادا کرتے ہوں۔ جو لوگ الفاظ کے ساتھ نیت ادا کرتے ہیں وہ ازروئے جہالت یا ان اہل علم کی تقلید کے طور پر ایسا کرتے ہیں جنہوں نے یہ کہا ہے کہ الفاظ کے ساتھ بھی نیت کی جائے تاکہ دل اور زبان میں ہم آہنگی ہو جائے۔ لیکن ہم کہیں گے کہ ان کی یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر یہ حکم شریعت ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول یا فعل سے اسے امت کے سامنے بیان فرما دیتے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 264

محدث فتویٰ